بیان الفوائد
بعلم
فی حل
شرح العقائد
مولانا مجیب اللہ صاحب گونڈوی
استاذ دارالعلوم دیوبند
مکتبہ سید احمد شہید

المیزان

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

باہتمام: محمد ادریس اعوان

سلسلہ مطبوعات - ۱۶

سن اشاعت ۲۰۰۴ء

محمد شاہد عادل نے

حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر

المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی۔

بیان الفوائد
فی
حل شرح العقائد

علم کلام میں علامہ تفتازانی کی شاہکار تالیف "شرح عقائد نسفی" کی ایسی اردو شرح جس میں عبارت حل کرنے کے ساتھ تمام مشکل بحثوں کو ممکن حد تک آسان کرنے کی کوشش کی گئی ہے

حصہ دوم

تالیف

مولانا مجیب اللہ صاحب گونڈوی

استاذ دار العلوم دیوبند

مکتبہ سید احمد شہید

بالمقابل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

فهرس شرح العقائد (حصہ دوم)

رقم العمل	العنوان	الصفحة	رقم العمل	العنوان	الصفحة
۱	رویۃ اللہ تعالیٰ جائزۃ	۹	۲۸	اول الانبیاء آدم	۱۸۰
۲	الدلیل العقلی علی امکان الرویۃ	۱۱	۲۹	وکلھم کانوا مخبرین مبلغین الخ	۱۸۷
۳	الدلیل النقلی علی امکان الرویۃ	۱۲	۳۰	افضل الانبیاء محمد علیہ السلام	۱۹۱
۴	واللہ خالق لافعال العباد کلھا	۲۹	۳۱	الملائکۃ عباد اللہ	۱۹۱
۵	الاستطاعۃ مع الفعل	۵۲	۳۲	وللہ تعالیٰ کتب انزلھا علی انبیائہ	۱۹۴
۶	لا یکلف العبد بما لیس فی وسعہ	۶۵	۳۳	المعراج حق	۱۹۵
۷	الموت قائم بالمیت	۷۵	۳۴	کرامات الاولیاء حق	۱۹۸
۸	الحرام رزق	۷۷	۳۵	افضل البشر بعد نبینا ابوبکر	۲۰۵
۹	کل یستوفی رزق نفسہ	۸۱	۳۶	الخلافۃ ثلثون سنۃ	۲۱۱
۱۰	واللہ تعالیٰ یضل من یشاء	۸۲	۳۷	ینبغی ان یکون الامام ظاھرا	۲۱۲
۱۱	مسئلۃ عذاب القبر	۸۹	۳۸	لا یشترط ان یکون الامام معصوما	۲۲۱
۱۲	البعث حق	۹۵	۳۹	یجوز الصلوۃ خلف کل بر و فاجر	۲۲۹
۱۳	الوزن حق	۹۹	۴۰	یکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر	۲۳۲
۱۴	الکتاب حق	۱۰۱	۴۱	العشرۃ المبشرۃ	۲۳۹
۱۵	السؤال حق	۱۰۲	۴۲	نری المسح علی الخفین فی السفر والحضر	۲۴۰
۱۶	الحوض حق	۱۰۳	۴۳	لا نحرم نبیذ التمر	۲۴۱
۱۷	الصراط حق	۱۰۴	۴۴	لا یبلغ ولی درجۃ الانبیاء	۲۴۲
۱۸	والجنۃ حق والنار حق	۱۰۵	۴۵	النصوص تحمل علی ظواھرھا	۲۴۴
۱۹	الکبیرۃ لا تخرج العبد المومن من الایمان	۱۱۱	۴۶	رد النصوص کفر	۲۴۶
۲۰	واللہ تعالیٰ لا یغفر ان یشرک بہ	۱۲۱	۴۷	الیاس من اللہ کفر	۲۴۹
۲۱	یجوز العقاب علی الصغیرۃ	۱۲۷	۴۸	تصدیق الکاھن کفر	۲۵۱
۲۲	الشفاعۃ ثابتۃ	۱۳۱	۴۹	فی دعاء الاحیاء للاموات نفع لھم	۲۵۳
۲۳	اھل الکبائر من المومنین لا یخلدون فی النار	۱۳۶	۵۰	واللہ تعالیٰ یجیب الدعوات	۲۵۴
۲۴	مبحث الایمان	۱۴۱	۵۱	وما اخبر بہ النبی علیہ السلام من اشراط الساعۃ حق	۲۵۶
۲۵	الایمان لا یزید ولا ینقص	۱۵۲			
۲۶	مبحث الاستثناء	۱۶۸	۵۲	المجتھد قد یخطی وقد یصیب	۲۵۷
۲۷	مبحث النبوۃ	۱۷۳	۵۳	رسل البشر افضل من رسل الملائکۃ	۲۶۰

وقد یستدل ارباب البصائر علی نبوتہ بوجہین احدہما ما تواتر من احوالہ قبل النبوۃ وحال الدعوۃ وبعد تمامہا واخلاقہ العظیمۃ واحکامہ الحکمیۃ واقدامہ حیث تحجم الابطال ووثوقہ بعصمۃ اللہ فی جمیع الاحوال وثباتہ علی حالہ لدی الاہوال بحیث لم تجد اعداءہ مع شدۃ عداوتہم وحرصہم علی الطعن فیہ مطعنا ولا الی القدح فیہ سبیلا، فان العقل یجزم بامتناع اجتماع ہذہ الامور فی غیر الانبیاء وان یجمع اللہ تعالی ہذہ الکمالات فی حق من یعلم انہ یفتری علیہ، ثم یمہلہ ثلثا وعشرین سنۃ ثم یظہر دینہ علی سائر الادیان وینصرہ علی اعدائہ ویحیی آثارہ بعد موتہ الی یوم القیامۃ، وثانیہما انہ ادعی ذالک الامر العظیم بین اظہر قوم لا کتاب لہم ولا حکمۃ معہم، وبین لہم الکتاب والحکمۃ وعلمہم الاحکام والشرائع، واتم مکارم الاخلاق، واکمل کثیرا من الناس فی الفضائل العلمیۃ والعملیۃ، ونور العالم بالایمان والعمل الصالح، واظہر اللہ دینہ علی الدین کلہ کما وعدہ ولا معنی للنبوۃ والرسالۃ سوی ذالک

ترجمہ اور اصحاب بصیرت آپ کی نبوت پر دو دلیلیں پیش کرتے ہیں۔ پہلی دلیل آپ کے وہ احوال ہیں جو تواتر سے ثابت ہیں۔ نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد، تبلیغ و دعوت کے وقت اور اس کے مکمل ہونے کے بعد، اور آپ کے عظیم اخلاق اور مبنی بر حکمت احکام اور آپ کا ایسے مواقع میں آگے بڑھ جانا جہاں پر بڑے بڑے بہادر پیچھے ہٹ جاتے ہوں اور تمام احوال میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کی عصمت وحفاظت پر آپ کا اعتماد اور خطرات کے موقع پر آپ کا اپنے حال پر ثابت قدم رہنا۔ (یہ سب)، اس طرح کہ آپ کے دشمنوں کو آپ سے شدید عداوت ہونے اور آپ کو مطعون کرنے کی شدید حرص رکھنے کے باوجود نہ طعنہ زنی کا موقع ملا۔ اور نہ آپ کی عیب گیری کا کوئی راستہ ملا۔ (یہ سب باتیں آپ کے نبی ہونے کی علامت ہیں)، اس لئے کہ عقل غیر نبی میں ان باتوں کی بیک وقت موجودگی اور اس بات کے محال ہونے کا یقین کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ سارے کمالات ایسے شخص میں جمع فرمادیں جس کے بارے میں وہ جانتا ہو کہ وہ (خدا کا رسول ہونے کا دعویٰ کرکے) اس پر جھوٹ باندھ رہا ہے۔ پھر اس کو تیئس سال تک مہلت دے۔ پھر اس کے دین کو سارے ادیان پر غالب کردے اور اس کے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی مدد کرے اور اس کی موت کے بعد بھی اس کے آثار واحکام کو قیامت تک زندہ رکھے۔ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ آپ نے اس عظیم منصب یعنی رسالت کا ایسے لوگوں کے درمیان دعوےٰ کیا۔ جن کے پاس